روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 دسمبر 2012ء .... 1434 ہجری 15 فتح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 289

بنی اسرائیل کو عبادت کا حکم

(بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔ (البقرہ:44)

اور یقیناً اللہ بنی اسرائیل کا میثاق (بھی) لے چکا ہے۔ اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر کر دیئے تھے۔ اور اللہ نے کہا یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور تم نے ان کی مدد کی اور اللہ کو قرضہ حسنہ دیا تو میں ضرور تمہاری برائیوں کو تم سے دور کر دوں گا اور ضرور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ (المائدہ:13)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی توکّل کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ اپنے تعلق حکام کے ذریعہ' قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے' لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیھم السلام کے مصائب بمقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب وشدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توکّل میں پھر رہے ہیں۔

دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو۔ وہ کب مصائب وشدائد کے وقت گھبراوے گا۔ انبیاء علیھم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں تو ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں' لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں۔ ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرلیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ وکرامت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کل قوم کا ایک طرف ہونا۔ دولت' سلطنت' دنیوی وجاہت' حسینہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ لا الٰہ الا اللّٰہ سے رک جاویں۔ لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالتمآبؐ کا قبول کرنا اور فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اس دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص46)

سود اور اقتصادی غلامی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''سود سے اقتصادی غلامی پیدا ہوتی ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے نظام کو جاری کیا ہے۔ جس طرح سود بنی نوع انسان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کا ایک عظیم منصوبہ ہے اسی طرح نظام زکوۃ اس اقتصادی غلامی کی زنجیروں کو کاٹنے کا ایک عظیم حربہ ہے۔''

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 731)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

مرتبہ: مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

تحریک جدید کی اہمیت

آگے بڑھو اور اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو

خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت

''اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے اُس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے اُن بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن محض خدا کیلئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے۔ جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1943ء)

(مطبوعہ الفضل یکم دسمبر 1943ء)

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے!

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمت پیدا کرے گا اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی اسے وہ اپنے فضل سے پوری کرے گا۔ یہ اسی کا کام ہے اور اسی کی رضا کیلئے میں نے یہ اعلان کیا ہے۔ **زبان گو میری ہے مگر بُلاوا اُسی کا ہے۔**

پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 28 نومبر 1944ء)

قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں

''یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی کو ملا ہے نہ آئندہ ملے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 1945ء)

(مطبوعہ الفضل 17 دسمبر 1945ء)

قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں

''ہماری جماعت کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جس کام کیلئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں وہ کام بے دریغ قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم بے دریغ قربانی کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے (دین حق) اپنے حق کو واپس نہیں لے سکتا جو رسول کریم ﷺ کا ورثہ عیسائیت کے پاس جا چکا ہے۔ اُس کو واپس لانا آسان نہیں پس ہم تھوڑے سے لوگ جو اتنے بڑے کام کیلئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک اپنی تمام طاقتوں کو مجنونوں کی طرح نہ لگا دیں اور دیوانوں کی طرح ہر ایک قربانی کرنے کیلئے تیار نہ ہوں اُس وقت تک یہ کام ہمارے ہاتھوں سے ہونا مشکل ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 06 دسمبر 1944ء)

تمہارا رب تمہیں قربانی کیلئے بلاتا ہے!

''تم جانتے ہو کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے؟ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کی قربانی کیلئے بلاتا ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 05 فروری 1946ء)

ہر کام اپنے مرحلہ میں مکمل ہونا چاہئے

(یعنی وعدوں کا اور وصولیوں کا)

''مومن کو اپنے کاموں میں ہوشیار رہنا چاہیئے اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں جلدی اور احتیاط سے کام کرنا چاہیئے۔ احتیاط اس لئے کہ اگر ہم اپنے اندازے میں غلطی کر جائیں اور کام کے بعض پہلوں ترک کر دیں تو ہمیں صحیح نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی اور جلدی اس لئے کہ یہ زمانہ جلدی کرنے کا ہے۔ دنیا دوڑ رہی ہے۔ جب تک ہم دنیا کے ساتھ ایسی رفتار کے ساتھ نہ دوڑیں کہ ہماری رفتار اُس سے تیز ہو اُس وقت تک ہمیں کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں ہو سکتی۔'' (مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

پہلے سے زیادہ قربانی کرو

''خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ تم نے بہرحال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آ سکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کیلئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہو گا...... اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے۔''

(مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

ہر روز قربانی بڑھانی پڑے گی

''روحانی طور پر یہ زمانہ تمہارے لئے اس قدر مبارک ہے کہ اگر تم یہ دعائیں کرتے رہو کہ تم بوڑھے نہ ہو تو تمہارا جوانی کا زمانہ ہمیشہ قائم رہے گا...... روحانی جوانی کو تم سینکڑوں، لاکھوں بلکہ کروڑوں سال تک بھی قائم رکھ سکتے ہو۔ اس کا نمونہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگلے جہان میں جو جنت ملے گی اُس میں کوئی بوڑھا نہیں ہو گا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم جوان رہنا چاہتی ہے تو اس پر بڑھاپا نہیں آتا پس اگر تم جوان رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر روز اپنی قربانی بڑھانی پڑے گی۔ اگر تمہیں ایسا کرتے ہوئے بشاشت محسوس نہیں ہوتی تو تم خدا تعالیٰ کی خاطر بناوٹ کے طور پر ہی اپنی قربانی کو بڑھاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اگلے سال تمہیں سچے دل سے خدا کی خاطر قربانی کرنے کی توفیق مل جائے گی۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا!

''اگر تم اپنوں اور بیگانوں میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ تم حوصلہ اور ہمت سے کام کرو۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں خرچ کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں اور دے گا۔۔۔ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے یا ایمان کے لحاظ سے کمزور بھی ہو تو اسے چاہیئے کہ بناوٹ سے ہی ساتھ چلتا چلا جائے۔''

(مطبوعہ الفضل 11 دسمبر 1954ء)

خاص عزت کا مقام

''مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا نام ادب اور احترام سے (دین حق) کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 30 نومبر 1939ء)

عہد کو نباہنا ایک فرض ہے!

''مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے...... لیکن...... مومن جو وعدہ کرتا ہے اُسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصد پورا کرتا ہے۔

''اگر کوئی شخص کسی قربانی کیلئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر تکلیف ہی ہو۔ اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کیلئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔''

(تقریر فرمودہ 28 مارچ 1937ء)

اللہ تعالیٰ تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے

''اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 23 نومبر 1954ء)

اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بشاشتِ ایمان، اپنا قُرب، روحانی جوانی اور حضور کے منشاء کے مطابق تحریک جدید میں شمولیت، وعدہ اور وعدہ کی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پُر معارف ارشادات

قرآنی پیشگوئیوں، اپنے متعلق بشارات اور اخبار پیش کر کے حضرت مسیح موعود نے معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیا

کتب حضرت مسیح موعود کی خریداری کی طرف توجہ

چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا اور نفع اٹھالیتا ہے اور معلوم نہیں کہ کب کس پر اثر ہو جائے۔ مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں کے سبب حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی خریداری کم ہوگئی ہے۔ ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے۔

(خطبات نور ص555)

حضرت مسیح موعود کی تحریرات کا اثر

اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا، صادق سمجھا، بہت اچھا کیا، لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسوں سے معلوم نہیں ہوسکتی اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہوسکتا ہے جو خود اس رسالت کے لانے والے کے بیان میں ہے پھر اس کے معلوم کرنے کو تو خود اس کے منہ سے کچھ سننا چاہئے۔

(حقائق الفرقان جلد 2 ص314)

حقیقت قرآن

ہزاروں معارف قرآن مجید کے من ابتدائے اشاعۃ براہین احمدیہ لغایت اشاعۃ حقیقۃ الوحی قادیان سے تمام دنیا میں شائع ہوچکے ہیں اور حقیقت قرآن مجید اور نبوت محمدؐیہ کی حجت جملہ اہل مذاہب پر خواہ یہود ہوں یا نصاریٰ، آریہ ہو یا سناتن دھرم، سکھ ہوں یا نیچری، کل پر پوری کر دی گئی ہے اور کی جاتی ہے اور کی جاوے گی۔

(خطبات نور ص233)

معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مسیح موعود کی دعوت الی اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

آپ نے تمام دنیا کو دعوت کی اور انگریزی و اردو میں بیس ہزار اشتہار سے اعلان کیا کہ الاسلام حق۔ 2۔ دہریہ کے واسطے قرآنی صدہا پیشین گوئیوں اور اپنے متعلق ایک بڑا مجموعہ بشارات کا اور قبل از وقت اخبار کا پیش کر کے معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیا ہے گو ہمارے مخالف خدا کے ماننے والے اس راہ میں مشکلات ڈالتے رہے اور ڈالتے ہیں کہ بعض بشارات پوری نہیں ہوئیں۔ مگر عقلمند جانتے ہیں کہ مفید و راحت بخش تدابیر اپنی کثرت کے لحاظ سے مفید یقین کی جاتی ہیں نہ اس لئے کہ وہ کبھی مستثنیات بھی رکھتی ہیں۔ 3۔ پھر آریہ کے لئے براہین، سرمہ چشم آریہ، شحنہ حق، آریہ دھرم، قادیان کے آریہ اور ہم، چشمہ معرفت وغیرہا کتابیں لکھ کر (۔) کو ان کے شر سے آگاہ فرمایا۔ 4۔ اور سکھوں کے لئے ست بچن ہی پر بس نہ کی بلکہ چولہ صاحب ایک اور قرآن کریم کو منجملہ تبرکات بابا نانک جی ثابت کر کے جنم ساکھی بھائی بالا سے قوم سکھ کو جگایا اور خوب جگایا کہ ان پر حجت قائم کر دی۔ 5۔ پھر برہمو دھرم کو براہین احمدیہ لکھ کر بیدار فرمایا کہ الہام کیا ہے اور اس کی لامحدودیت کیا ہے اور کس طرح ہوتا ہے اور خدا ہے تک وہ کیوں قدم نہیں اٹھاتے۔ اگرچہ ہونا چاہئے تک وہ پہنچ گئے ہیں۔ 6۔ دارالسلطنت لاہور میں اول تو فیصلہ آسمانی خود سنایا۔ جلسہ اعظم مذاہب مہوتسو میں کیسا جامع و مانع عظیم الشان خطبہ سنا کر اپنے کام سے سبکدوش ہوچکے پھر ایک اور لیکچر تیسری بار۔ اس کے بعد پھر اس لئے کہ آخر دارالسلطنت ہے، آریہ کے جلسہ میں اپنی جماعت کو ایک مضمون دے کر بھیجا اور آخری ان کا حملہ جو بڑے ہی زور شور سے ہوا۔ اس کا بذات خود جواب دے کر چشمہ معرفت کا منہ کھول دیا۔ پھر اس پر بس نہ کی۔ وہاں کے عمائد و اراکین کو اپنے مکان پر بلایا اور دعوت دی اور اپنی تعلیم و دعویٰ کو نہایت ہی مدلل پیش کیا اور آخری پیغام صلح اسی لاہور میں دے کر اپنے فرائض منصبی کو پورا کر دیا جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔ 7۔ مسیحی لوگوں کی مذہبی لڑائی میں تو آپ کا عہدہ ہی آپ کو شامل کر چکا تھا۔ اس لئے اول تو

دعاؤں سے کام لینا ان کا اصل فرض تھا کیونکہ یہی ایک ہتھیار خصوصیت سے ان کو دیا گیا تھا۔ کوئی غور کرے کہ اس چونتیس پینتیس برس میں اس قوم کے اندر کیسا خطرناک کیڑا لگا ہے کہ تثلیث یا ثالوث اور کفارہ اور الوہیت مسیح کا پہاڑ گرا کہ گرا۔ اس قدر اعلان و اشتہار شائع کئے کہ اس گاؤں میں ایسے عظیم الشان کام پر تعجب آتا ہے۔ پھر اقوال موجہ و اصول صادقہ کا وہ مستحکم پہاڑ بنایا ہے کہ اس ذوالقرنینی سد کو اب یاجوج ماجوج نہیں توڑ سکے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ سعدی علیہ الرحمۃ تو۔ ع۔ تراسد یاجوج کفراز زرست۔ کہہ کر (۔) کی کمزوری ظاہر کر کے اپنے ممدوح کو جزیہ دینے والا کفار کا باجگزار بناتا ہے۔ مگر اس امام نے واقعی ایک ایسی سد بنادی ہے کہ اس کا توڑنا اب انسانی کام نہیں رہا۔

(وفات مسیح موعود ص6,5)

سچی راہ دکھائی

سید احمد خانی جماعت کو روبا صلاح لانے کے لئے برکات الدعا اور آئینہ کمالات اسلام میں ایک چٹھی لکھی اور ان کے فلسفیانہ خدا اور فلسفیانہ الہام کے بدلہ (۔) قادر مقتدر اپنے پیاروں سے کلام کرنے والے خدا کی طرف راہنمائی فرمائی۔ بہت متصوف گدی نشینوں اور رسمی علما کو اقسام مواعظ و تعلیمات صحیحہ، دعاؤں کے طریق بتا کر سچی راہ دکھائی اور بقیۃ السیف کو اعجازی تحریر اور سیفیوں کو بیکار دکھا کر اندر ہی اندر نادم کر دیا۔ مسئلہ حیات و ممات مسیح اسرائیلی پر جو آپ کی دعاوی کی اصل بنیاد اور ابطال مذہب مسیحی کے لئے بے نظیر حربہ تھا۔ وہ بسط کیا ہے کہ اس پر بحث کا موقع ہی نہیں رہا۔ اپنے مقناطیسی جذب سے جو حقیقۃً بالکل الٰہی فضل تھا۔ وہ طاقت دکھائی کہ مخالفوں نے بہیئت اجماعیہ ناخنوں تک زور لگایا۔ مگر آپ کی روزانہ روز افزوں ترقی کو کوئی روک نہ سکا۔ زندگی میں سرالخلافہ لکھ کر اور وفات میں قوم کی روحانی ترقی کا معجزہ دکھا کر ثابت کر دیا کہ حضرت نبی کریمؐ کی وفات پر خلافت کا کوئی جھگڑا نہیں ہوا۔

(وفات مسیح موعود ص7)

حجت قائم کر کے دنیا سے رخصت ہوا

دینی غفلت کا یہ حال ہوگیا تھا کہ ایک ریفارمر نوجوان نے مجھے فرمایا کہ کوشش کرو کہ لوگ صرف مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان لکھوا دیں اور بس۔ کسی عمل و اعتقاد کی ضرورت نہ رہے اور دعا کی تاثیرات دعا کی حقیقت اور دعا جیسے عظیم الشان سبب حصول مرادات کو محض لغو قرار دیا جا رہا تھا۔ ایسے وقت ایک نور اترا اور اس نے علاوہ مکارم اخلاق اور معاشرت و تمدن و اطاعت اولوالامر اور تمام خوبی بھری تعلیموں کے ہم کو اعلیٰ اصل یہ سکھایا کہ ہم گندی زندگی سے توبہ کریں اور آئندہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روحوں کو اس تعلیم کے ساتھ نجات دے دی اور اس تعلیم کو قریباً پینتیس برس آبپاشی کر کے آخر اذاحضر احدکم الموت ...... الوصیۃ کا سبق دے کر قریب تھا کہ رخصت ہو جاتا مگر صرف مولیٰ کا احسان ہوا کہ حقیقۃ الوحی۔ چشمہ معرفت اور پیغام صلح لکھ کر اور لاہور میں امرا کو بلا کر ان پر حجت قائم کر کے اس دنیا سے حسب بشارات چل دیا۔

(1) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (بدر 19 دسمبر 1907ء)۔ (2) ڈرومت مومنو! (15 مئی 1908ء) (3) تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے۔ (4) سوتم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ الوصیۃ۔

(وفات مسیح موعود ص9,8)

صلح کا پیغام ڈالا گیا ہے

یقتل فی سبیل اللہ سے مراد لڑائی اور جنگ ہوتی ہے۔ لڑائی اور جنگ ہی میں صلح ہوتی ہے۔ خدا نے آپ کو پیغام صلح دینے کے بعد اٹھایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جنگ کا خاتمہ ہونے کو ہے کیونکہ اب صلح کا پیغام ڈالا گیا ہے۔ مگر خدا کی حکمت اس میں یہی تھی کہ آپ کو حالت جنگ ہی میں بلا لے تا آپ کا اجر جہاد فی سبیل اللہ کا جاری اور آپ کو رتبہ شہادت عطا کیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ عملی طور پر اس صلح کی کارروائی کے انجام پذیر ہونے سے پہلے جبکہ ابھی زمانہ، زمانہ جنگ ہی کہلاتا تھا اٹھالیا۔

عجیب بات یہ ہے کہ آپ نے اس سے کئی سال پہلے ایک دفعہ کل شہر کو بلا کر شیخ میراں بخش کی کوٹھی میں جو کہ عین شہر کے وسط میں واقع ہے ایک فیصلہ سنایا اور اس کا نام آپ نے فیصلہ آسمانی رکھا۔ عزیز عبدالکریم مرحوم کو کچھ تو اس خیال سے کہ ان کی

آواز اونچی اور دلربا بھی تھی، شاید ان کو خود ان کی اپنی آواز پر بھی کچھ خیال ہوگا اور کچھ اس جوش سے جو عموماً ایسے موقعوں پر ہوا کرتا تھا اس امر کی درخواست کی کہ میں یہ مضمون سناؤں۔ مگر آپ نے بڑے جوش اور غضب سے کہا کہ اس مضمون کا سنانا بھی میرا ہی فرض ہے۔ غرض ہزاروں ہزار مخلوق کے مجمع میں ایک مضمون آپ نے بیان کیا اور آپ نے دعاوی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر اس کے بعد دوسرے موقع جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کے بے نظیر اور پُر حقائق لیکچر کے سنائے جانے سے دنیا پر حجت قائم ہوگئی۔ پھر آپ نے میلہ رام کے مکان پر ایک پُر زور لیکچر تحریری اور تقریری دیا۔

پھر اس کے بعد آپ نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ آریہ قوم پر بھی حجت قائم کر دی جاوے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے آپ نے ایک مضمون دیا جو کہ شہادت کے طور پر سنایا گیا اور جس میں آپ کا حقیقی مذہب اور سچا اعتقاد، دلی آرزو، سچی تڑپ اور خواہش تھی۔ وہ دے کر ہمیں بھیجا اور ہمارے آنے جانے کے کثیر اخراجات کو برداشت کیا۔ غرض اس طرح سے بھی آپ نے لاہور جیسے دارالحکومت میں لوگوں پر اپنی حجت ملزمہ قائم کر دی۔ پھر اس کے بعد آخری سفر میں بھی تمام امراء کو دعوت دے کر ان کو اپنے دعاوی، دلائل، اعتقاد اور مذہب پہنچا دیا۔

آپ نے اپنے پیغام (-) کو جس شان اور دھوم سے دارالسلطنت میں بار بار پہنچایا، میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب بھی کوئی یہ کہہ دے کہ آپ جس کام کے واسطے آئے تھے وہ ابھی پورا نہیں ہوا یا ناتمام رہ گیا۔ اب آخر کار اس گرمی کے موسم میں حالت سفر میں اور جنگ میں آپ نے پیغام صلح دیا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ صلح اپنا عملی رنگ پکڑے خدا نے آپ کو اٹھا لیا تا آپ حالت جنگ میں وفات پانے کا غیر منقطع اجر پاویں۔

(خطبات نور ص 350,349)

حضرت مسیح موعود کی صحبت کی برکت

انسان اسفار سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک معلم، مزکی موجود نہ ہو۔ اگر ساری دانش اور قابلیت کتابوں پر منحصر ہوتی تو میں سچ کہتا ہوں کہ میں سب سے بڑھ کر تجربہ کار ہوتا! کیونکہ جس قدر کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ بہت تھوڑے ہوں گے جنہوں نے اس قدر مطالعہ کیا ہو! اور بہت تھوڑے ہوں گے جن کے پاس اس قدر ذخیرہ کتب کا ہوگا! مگر میں یہ بھی سچ کہتا ہوں کہ وہ ساری کتابیں اور سارا مطالعہ بالکل رائیگاں اور بے فائدہ ہوتا۔ اگر میں امام کے پاس اور اس کی خدمت میں نہ ہوتا! مجرد کتابوں سے آدمی کیا سیکھ سکتا ہے جب تک مزکی نہ ہو؟ اب میری حالت یہ ہے کہ جبکہ میں نے محض خدا کے فضل سے راستباز کو پالیا ہے تو ایک منٹ بھی اس سے دور رہنا نہیں چاہتا! یہاں تک کہ ایک نے ہزار روپیہ دے کر بلوانا چاہا۔ مگر میں نے گوارا نہ کیا! پھر اس پر مجھے تعجب اور حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے دوسرے بھائی کیونکر قادیان سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ میں یہ باتیں صرف تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں۔ شاید کسی کو فائدہ ہو! کہ میں نے بہت کتابیں جمع کیں لیکن جو کچھ مجھے ملا محض اس کے فضل سے ملا! تم نہ تھے۔ کوئی دعویٰ نہ تھا اس وقت میرے دل نے مان لیا تھا کہ یہ سچا ہے! میرے لئے اس کی سچائی کی دلیل اور نشان میں آپ ہی تھا!

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 114)

مطالعہ کتب کا شوق اور مامور کی اطاعت

اس بارہ میں میں خود تجربہ کار ہوں۔ کتابوں کو جمع کرنے اور ان کے پڑھنے کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ میرے مخلص احباب نے بسا اوقات میری حالت صحت کو دیکھ کر مجھے مطالعہ سے باز رہنے کے مشورے دیئے مگر میں اس شوق کی وجہ سے ان کے دردمند مشوروں کو عملی طور پر اس بارہ میں مان نہیں سکا۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہزاروں ہزار کتابیں پڑھ لینے کے بعد بھی وہ راہ جس سے مولیٰ کریم راضی ہو جاوے اس کے فضل اور مامور کی اطاعت کے بغیر نہیں ملتی۔

(خطبات نور ص 192)

تزکیۂ نفس

قرب الٰہی کے اعلیٰ مراتب حاصل کرنے کے طریق

رسول کریم ﷺ کے پُر حکمت کلمات (4) کے آئینہ میں

انبیاء کی سنت

1۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار باتیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں۔

1۔ حیا کرنا 2۔ خوشبو لگانا 3۔ مسواک کرنا 4۔ نکاح کرنا

چار چیزوں کی قلت میں خوبی

2۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

1۔ اُم الادویہ قلۃ الاکل ہے

2۔ اُم الآداب قلۃ الکلام ہے

3۔ اُم العبادات قلۃ الذنوب ہے

4۔ اور اُم الامانی صبر ہے۔

دونوں جہان کی برکات کا موجب

3۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں ایسی ہیں۔ کہ اگر کسی شخص کو میسر آجائیں تو اس پر دونوں جہانوں کی برکات کا گویا نزول ہوگیا۔ اول شکر گزار دل۔ دوم ہمیشہ ذکر الٰہی اور حمد خدا سے تر رہنے والی زبان۔ سوم مصائب و آلام پر صبر و تحمل سے کام لینے والا بدن۔ چہارم ایسی بیوی جو اپنے میاں کی ذات یا اس کی ملک کے متعلق کسی قسم کی خیانت سے کام لینے والی نہ ہو۔

کبیرہ گناہ

4۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا 2۔ والدین کی نافرمانی کرنا 3۔ ناحق خون کرنا 4۔ اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

منافق کی چار علامتیں

5۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار باتیں جس شخص میں ہوں وہ منافق ہے اور جس شخص میں ان میں سے ایک خصلت ہو۔ اس میں نفاق کی ایک رگ پائی جاتی ہے۔ اور وہ باتیں یہ ہیں۔

1۔ جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے 2۔ جب بولے جھوٹ بولے 3۔ جب معاہدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے 4۔ جب جھگڑے تو گالیاں دے۔

بدبختی کے چار نشان

6۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ بدبختی کے چار نشان ہیں۔

1۔ گزرے ہوئے گناہوں کو بھول جانا حالانکہ وہ خدا تعالیٰ کو یاد ہیں 2۔ گزشتہ نیکیوں کا یاد رکھنا حالانکہ وہ نہیں جانتا وہ نیکیاں قبول ہوئیں یا نہیں 3۔ دنیا میں اپنے سے زیادہ مرتبہ رکھنے والے کو حریص نگاہوں سے دیکھنا 4۔ دینی معاملات میں اپنے سے کمتر شخص کو دیکھ کر اس سے اپنا مقابلہ کرنا۔

سعادت کی چار علامتیں

اس کے مقابلہ میں سعادت کی بھی چار علامات ہیں۔

1۔ گزشتہ گناہوں کو یاد رکھنا 2۔ گزشتہ نیکیوں کو بھلا دینا 3۔ دینی معاملات میں اپنے سے زیادہ خدمات کرنے والے کو دیکھنا اور اس کی تقلید کرنا 4۔ دنیوی معاملات میں اپنے سے کمتر شخص کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا۔

چار انسانی جوہر

7۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ چار انسانی جوہر ہیں جنہیں چار چیزیں ضائع کر دیتی ہیں۔

1۔ عقل جوہر ہے۔ جسے غضب ضائع کر دیتا ہے 2۔ دین جوہر ہے۔ جسے حسد تباہ کر دیتا ہے 3۔ حیا جوہر ہے۔ جسے طمع ضائع کر دیتا ہے 4۔ اور اعمال صالحہ جوہر ہیں۔ جنہیں غیبت تباہ کر دیتی ہے۔

راستہ کے چار حق

8۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تمہیں راستوں میں بیٹھنا پڑے تو راہ کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ راستے کا کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

1۔ راہ پوچھنے والے کو راہ بتانا 2۔ سلام کا جواب دینا 3۔ نگاہ نیچی رکھنا 4۔ اچھی باتوں کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا۔

چار بہترین کلام

9۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ بہترین کلام چار ہیں۔

1۔ سبحان اللہ 2۔ الحمد للہ 3۔ لا الٰہ الا اللہ، 4۔ اللہ اکبر

جنت میں داخل ہونے کے طریق

10۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

1۔ اے لوگو سلام پھیلاؤ 2۔ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو 3۔ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ 4۔ اور راتوں کو نماز پڑھو۔ جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(الفضل 30 اکتوبر 1936ء)

مکرم ملک خالد مسعود صاحب

دسمبر سے وابستہ یادوں کا سلسلہ

یہ مہینہ جلسہ اور اس کی برکتوں کی یاد دلاتا ہے

رتوں اور موسموں کے ساتھ یادوں کا سلسلہ وابستہ و پیوستہ ہوتا ہے۔ جب گردش ایّام سے وہ دن آئیں تو ذہن بے اختیار یادوں کے دھارے میں بہہ جاتا ہے۔ خوبصورت زمانوں کے نقوش محو نہیں ہوتے اور یادوں کا گہرا رشتہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔ فصل بہار کی آمد آمد ہو تو کانوں میں خوشنوائیاں اور رسیلی نغمگی گونجنے لگتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے خوش نما اور رنگین مناظر تیرنے لگتے ہیں۔ دماغ عطر بیز خوشبوؤں اور نکہتوں سے تروتازہ ہو جاتا ہے۔ طبیعت فرحت و لطافت سے متلذذ ہوتی ہے۔ ہر چند کہ ابھی بہار کی جلوہ نمائیاں اور حدت طرازیاں اور نیرنگیاں منصۂ ظہور پر نہیں آئی ہوتی ہیں۔ مگر خیالات و خواطر میں لذت یابی اور لطف اندوزی کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

ماہ دسمبر سے عام طور پر جاڑے کی شدت اور سختی کی طرف خیال جاتا ہے مگر ہمارے لئے یہ ایک باد بہاری کی رت ہے۔ ایک سرگرمی اور جذبہ اور شوق کا موسم ہے۔ وارفتگی اور سرمستی کا عالم ہے۔ ایک ہی یاد غالب آتی ہے اور ذہن پر استیلاء پکڑتی ہے۔ جس کی چاشنی اور مزہ نرالا اور جدا ہے۔ دلکش اور دلآویز مناظر، وجد آفریں کیفیات، شیریں اور دلربا باتیں، ربط اور ارتباط کی کیف انگیزیاں۔ محبتوں اور عقیدتوں کی فراوانیاں، چاہتوں اور قربتوں کی گرمیاں، روحانی ماحول لئے سرور اور مستیاں۔ صحبت صالحین کی برکتیں، بزرگوں کی مہربانیاں، دوستوں کی بے تکلفیاں، یادوں کا سلسلہ ہائے دور دراز چھڑ جاتا ہے۔

اسی مہینہ میں وہ پُر سعادت ایّام وارد ہوتے ہیں جب مریدان باصفا، تشنگان دید و ملاقات اپنے مالوف گھروں کو خالی چھوڑ کر، خورد و کلاں طویل مسافتیں طے کر کے دیار حبیب کا رخ کرتے ہیں۔ اپنے عزیز از ہمہ چیز واجب الاطاعت امام کی محبت و عقیدت میں سرشار، انہیں دیکھنے سننے اور ملنے کے اشتیاق میں بے قرار کشاں کشاں عازم سفر ہوتے ہیں۔ سفر کی صعوبتوں اور موسم کی سختیوں سے بے پرواہ والہانہ شوق میں مشغوف، بے پناہ جذبوں میں مخمور مرکز میں نزیل ہوتے ہیں۔ لاکھوں پروانے شمع خلافت کے گرد دیوانہ وار اکٹھے ہوتے اپنے دل کی پیاس بجھاتے۔ دید کی ترسی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے۔ دلی مرادیں پوری کرتے امام وقت کی اقتداء میں عبادات بجا لاتے۔ جستجوئے رضائے باری تعالیٰ میں جُہد کرتے۔ ایک ہی دھن میں مگن، ایک ہی لگن میں بے خود۔ ایک ہی تلاش، ایک ہی فکر کہ اس کی راہ میں اور چاہ میں اس کوشش و کاوش کی توفیق ملے جو لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کا جواب پائے۔ سلوک کی راہوں میں قدم مارتے، ریاضت و عبادت میں جان مارتے، ذوق عبادت بڑھاتے، دعاؤں کے آداب سیکھتے قربانیوں کے سلیقے اور طریقے جانتے، عجز و نیاز کی راہیں اپناتے۔ رَبَّنَا اَرِنَا مَنَاسِكَنَا ان کے ورد زبان ہوتا تو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ مطمحِ نظر۔ نیکیوں کے حریص اور لغویات سے بیزار ہو کر ایمان کے تقاضوں کو نبھاتے۔ خدا کے قرب کے حصول کی راہوں پر گامزن ہوتے، ہر دم تازہ دم ہر گام مست خرام، مشقتوں کے لئے سرگرم و ہوشیار، دن رات کی تمیز سے بے نیاز، آرام و استراحت سے بے خیال اپنے مقصد حیات کو پانے میں کوشاں ہوتے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک تقاضا عیال اللہ پر شفقت و احسان ان کے ہر آن پیش نظر ہوتا۔ باہمی اخوت و برادری کو ترقی دیتے، باہم مودّت و پیار کو بڑھاتے، نصوح و خیر خواہی میں ایثار دکھاتے، دلجوئی اور دلداری کے بہانے تلاش کرتے، سراپا رحمت و شفقت نظر آتے۔

حاضر اور موجود الوقت بھائیوں تک ہی ہمدردیاں اور بہی خواہیاں محدود نہ ہوتیں۔ اس گہما گہمی اور مصروفیات و مشاغل کے اژدھام میں یاد رفتگاں کو نہ بھولتے۔ جو دوران سال بچھڑ چکے ان کا ذکر خیر ہوتا، دعائے مغفرت ہوتی۔ غرضیکہ پیار کے رشتے استوار کرنے کا ہر پہلو اور طریق اپنایا جاتا۔

سردیوں کی طویل رات ہے۔ جاڑے کی شدت غضبناک ہے۔ باہر نکلنا محال ہے، وارفتگان شوق کا عجب حال ہے۔ رات بھیگ چکی ہے اور رات کو دن کا سماں ہے۔ جلسہ کے پروگراموں سے اور عبادت سے فارغ ہو کر آرام کا وقت ہے مگر ہر طرف چہل پہل ہے۔ رونق اور استقبال ہے۔ یہی فرصت دستیاب ہے کہ اعزہ و اقارب اور محبّان سے ملاقات کر سکیں۔ رشتہ مودّت اور علاقہ محبت کے تقاضے پورا کریں۔ چنانچہ سڑکوں پر بھی اور گھروں کے اندر بھی باہم معانقے ہو رہے۔ احوال پُرسیاں ہو رہی ہیں۔ فضا میں سلاماً سلاماً کی صدا بلند ہے۔ یہ سلسلہ جاری و ساری ہے سرگرمی شوق اور عسیر الوقتی کا مقابلہ ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسوں کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

گزشتہ چند دنوں سے جلسے کے انتظامات کے بارے میں قادیان سے رپورٹس وغیرہ آ رہی تھیں۔ ان رپورٹس کو دیکھنے سے ربوہ کے جلسوں کا تصور بھی سامنے آ گیا۔ یہ دن آج سے 27 سال پہلے ربوہ اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے عجیب روح پرور ماحول کے دن ہوتے تھے۔ جب ربوہ میں ہر طرف جلسے کے انتظامات کے لئے تیاریاں ہو رہی ہوتی تھیں۔ ہر طرف ایک شوق، جذبہ اور گہما گہمی نظر آتی تھی۔ ربوہ میں جو جماعت کے سکول تھے ان سکولوں میں افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے ہر احمدی طالب علم کو ڈیوٹی فارم آتے تھے جو وہ پُر کرتا تھا۔ کہ وہ کہاں ڈیوٹی دینا چاہتا ہے۔ اگر جلسہ کی انتظامیہ کو کسی جگہ لگانے کی خاص ضرورت نہیں ہوتی تھی تو عموماً بچوں اور نوجوانوں کی ان کی صوابدید پر ہی ڈیوٹی لگائی جاتی تھی۔ ڈیوٹی چاہے اپنی مرضی سے ملے یا جلسے کی انتظامیہ اپنی ضرورت کے مطابق تفویض کر کے نوجوانوں میں خدمت اور ڈیوٹی دینے کا ایک عجیب جذبہ ہوتا تھا۔

گزشتہ پندرہ سولہ سال میں جو بچے پیدا ہوئے وہ بھی اب جوان ہو گئے ہیں۔ ان کو بھی پتہ ہونا چاہئے کہ جلسے کے دن کیسے ہوتے تھے؟ ربوہ جب ایک غریب دلہن کی طرح سجا کرتا تھا۔ بازار سجتے تھے۔ عارضی بازار بنتے تھے۔ تا کہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے مہمانوں کی ضروریات زندگی ان کی پسند کے مطابق مہیا کی جا سکیں۔ سپیشل ٹرینیں اور بسیں آیا کرتی تھیں۔ ہر گھر اپنی بساط اور توفیق کے مطابق اپنے گھر کو مہمانوں کی آمد کے لئے صاف کرتا تھا، آرام دہ بنانے کی کوشش کرتا تھا، سجاتا تھا۔ گھروں کے صحنوں میں زائد رہائش کے لئے خیمے نصب کئے جاتے تھے۔ کیونکہ اکثر گھرانے چھوٹے تھے کہ مہمانوں اور میزبانوں کی رہائش کا انتظام بغیر خیموں کے ممکن نہ تھا۔ بعض گھروں والے اپنے گھر کے سارے کمرے مہمانوں کے سپرد کر دیتے تھے۔ اور خود باہر صحنوں میں خیموں کے اندر چلے جاتے تھے۔ غرضیکہ قربانی کے عجیب نظارے ہوتے تھے جو اہل ربوہ دکھا رہے ہوتے تھے۔ ہر چہرے پر خوشی ہوتی تھی کہ ہم مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

ربوہ کی رونق اور پاک ماحول سے میرے تصور میں ربوہ کی سڑکوں پر جلسہ گاہ جاتے ہوئے اور آتے ہوئے لوگوں کا رش بھی آتا تھا۔ لیکن مجال نہیں کہ اس رش میں کہیں دھکم پیل ہو رہی ہو مردوں، عورتوں کو خود بھی احساس ہوتا تھا۔ اگر کہیں ذرا سی کوئی بات ہو بھی گئی تو اطفال اور خدام ڈیوٹی پر ہوتے تھے۔ جو راستے کی ڈیوٹی پر رہنمائی کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے وہ ان کو توجہ دلا دیتے تھے اور توجہ دلانے پر فوراً اپنے اپنے راستے پر ہر کوئی چلتا تھا۔ لوگوں کا ایک مسلسل دھارا چل رہا ہوتا تھا۔ جس طرح پانی کا ایک بہاؤ ہوتا ہے پانی کی ایک ندی بہہ رہی ہوتی ہے اس طرح لوگ جلسہ گاہ کی طرف جا رہے ہوتے تھے۔ اور اسی طرح جلسہ ختم ہونے پر واپس آ رہے ہوتے تھے۔ سڑک کے ایک طرف مرد ہوتے تھے تو دوسری طرف عورتیں ہوتی تھیں۔ ہر مرد کو عورت کے تقدس کا خیال ہوتا تھا اور ہر عورت کو اپنی حیا کا پاس ہوتا تھا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کا راستہ کاٹ رہے ہوں یا کوئی ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جائے۔ پردے کی پابندی اور غضِ بصر ہر طرف نظر آتا تھا۔

یہ نظارہ انسان کو مدینہ کی گلیوں میں بھی لے جاتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اور مرد علیحدہ علیحدہ راستے اختیار کریں۔ عورتیں ایک طرف دیوار کے ساتھ ہو کر چلا کریں تو اس کی اس قدر پابندی ہوتی تھی کہ روایت میں آتا ہے کہ بعض عورتیں اس قدر دیواروں کے قریب ہو کر چلتی تھیں کہ ان کی چادریں بعض دفعہ دیواروں کے پتھروں میں الجھ کر اٹک جایا کرتی تھیں۔

تو یہ سب اس لئے تھا کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنی حیا اور تقدس کو قائم رکھیں۔ تو یہ نظارے جب کہ میں نے کہا ہمیں ربوہ میں بھی جلسہ کے دنوں میں دیکھنے میں آتے تھے۔ دینی روایات کا نمونہ ربوہ میں آنے والے عموماً اور عام دنوں میں بھی اور جلسے کے دنوں میں خصوصاً دیکھتے تھے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2010ء)

حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے اکرام، آرام، تواضع و مدارت کے لئے ربوہ میں سال بھر تیاریاں ہوتی تھیں۔ ضروریات و سہولیات کی جزئیات اور تفاصیل کو زیر غور لایا جاتا اور ان کا انتظام و التزام کیا جاتا۔ ان کے قیام و طعام اور مہمان نوازی دلداری اور دلجوئی کے لئے معاونین کو ہدایات اور تربیت پر بڑی محنت صرف کی جاتی۔

غرضیکہ جلسہ سالانہ کے انتظامات اور پروگرامز کی کئی جہتیں اور پہلو تھے۔ جو سننے اور سنانے کے لائق ہیں۔ اس حکایت لذیذ کا بیان قصہ طولانی ہے۔

جلسہ سالانہ کے تین ایام اس قدر بھرپور اور روح پرور اور ایمان افروز ہوتے کہ ان محسوسات اور کیفیات کو الفاظ میں ڈھالنا ممکن نہیں۔ ان کی دلکشی اور دلربائی اور حسن و خوبصورتی کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاملین جلسہ جب واپس گھروں کو لوٹتے تو آنے والے جلسہ کی تیاری اور انتظار شروع ہو جاتا۔ اور اس کیلئے دن گنے جانے لگتے۔

گزشتہ 27 سال سے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر حکومتی پابندی ہے۔ اس سال بھی

ما خانہ رمیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست

جلسہ سالانہ کے اذکار کو زندہ رکھنے اور آئندہ نسل کو ان روایات اور برکات سے آگاہ رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

میں امید کرتا ہوں کہ ربوہ کے جو پرانے گھر ہیں۔ پرانے رہنے والے ہیں ان میں (جلسہ کا) ذکر چلتا رہتا ہوگا۔ اگر نہیں تو ذکر ہونا چاہئے تاکہ نئے آنے والے بچے بھی، نسل بھی اس ماحول اور اس جذبے کو تازہ دم رکھیں۔ اس لئے نہیں کہ نئی نسل حسرت کرے بلکہ اس لئے کہ نئی نسل اپنے اندر ایک عزم پیدا کرے۔ مایوس نہ ہو بلکہ ایک عزم ہو کہ عارضی پابندیاں ہماری روح کو مردہ نہیں کر سکتیں۔ ہمیں مایوس نہیں کر سکتیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اس سے مانگتے چلے جانے سے روک نہیں بن سکتیں۔ ہمارے ایمان اور یقین کو ڈگمگا نہیں سکتیں کہ پتہ نہیں اب وہ دن دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں۔

ایک مطلوب دستاویز کی تلاش میں پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا تو ایک نہایت قیمتی اور انمول تحریر ہاتھ لگی۔

1982ء میں جماعتی خدمت کے حوالے سے سیرالیون مغربی افریقہ میں تھا۔ جلسہ کے ایام قریب ہوئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے ایک عریضہ تحریر کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت و مہربانی اپنے دست مبارک سے یہ خط ارقام فرمایا۔

پیارے عزیزم خالد مسعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خلوص اور درد میں گوندھا ہوا گداز خط ملا۔ جس کا ایک ایک لفظ جلسہ سالانہ میں آپ کی محرومی کے درد سے تڑپ رہا تھا۔ افسوس کہ میرے پاس وقت نہیں کہ اس خط کے معیار کے مطابق فصیح و بلیغ مرصّع زبان میں جواب دے سکوں۔ غالب کا ایک شعر میری بے بسی کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں

جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انتہائی کامیاب اور ایمان افروز ثابت ہوا۔ ہر طرف اللہ تعالیٰ کی رحمت آشکار تھی۔ خدا کرے آئندہ آپ کو بیسیوں جلسے صحت و عافیت اور خیر و برکت کے ساتھ دیکھنے کی توفیق نصیب ہو۔ سب احباب کو محبت بھرا سلام۔ دوست احباب آپ کو بھولے نہیں۔ آپ کی یاد جلسہ سالانہ میں شامل رہی۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے حوالے سے فرمایا:۔

ان دنوں اپنے اضطرار کو اللہ تعالیٰ کے حضور آنکھ کے پانی کے ذریعے پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خدمت خلق کے مواقع کی تلاش

رسول کریم ﷺ مخلوق خدا کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسولؐ اللہ نے اسے فرمایا تم ایک طرف ہو جاؤ میں تمہیں کھال اُتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر آپؐ نے اس غلام سے فرمایا کہ ''اے بچے! کھال اس طرح اتارتے ہیں۔ تم بھی ایسے ہی کرو۔'' پھر آپؐ تشریف لے گئے اور لوگوں کو جا کر نماز پڑھائی اور دوبارہ وضوء نہیں کیا۔

(ابن ماجہ کتاب الذبائح باب 6)

مکرم ارشد خاں صاحب

میرے والد مکرم چوہدری فرزند علی خاں صاحب

مکرم چوہدری فرزند علی خاں صاحب ولد مکرم شیر محمد خاں صاحب 1928ء کو بمقام لوع کھیتری ضلع پٹیالہ ہندوستان میں ہوئے۔ ایک ماہ کی عمر میں والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔ خود سب سے چھوٹے تھے۔ سترہ سال کی عمر میں آرمی میں بطور ڈرائیور بھرتی ہوئے۔ اور آرمی میں رہ کر پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ تقسیم برصغیر کے وقت 13 جنوبی سرگودھا میں مقیم ہو گئے۔ کچھ عرصہ مونا ڈپو سرگودھا میں ملازمت اختیار کی۔ چار سال تک یہ ملازمت کی۔ اس کے بعد پرائیویٹ بس فیصل آباد تا سرگودھا چلائی۔

1952ء میں ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں آئے۔ چونکہ ہندوستان میں خاندان کی خاصی زمین تھی اس لئے اس گاؤں میں حکومت پاکستان نے زمین الاٹ کر دی۔ اور زمینداری شروع کر دی۔ اس وقت ترگڑی کے امیر جماعت مکرم ملک محمد الدین صاحب تھے۔ جو بہت ہی نیک اور بزرگ آدمی تھے۔ ملک صاحب سے کافی مخالفت رہتی تھی اور آئی دفعہ شور و غل بھی ہوتا تھا۔ کیونکہ ملک محمد الدین صاحب انہیں دعوت اللہ کرتے تھے۔

مکرم ملک محمد الدین صاحب، مکرم رانا قاسم علی خاں صاحب جو کہ چوہدری صاحب کی برادری کے تھے اور احمدی تھے، ان کے علاوہ 31 جنوبی سرگودھا سے رانا ماسٹر احمد خاں کی دعوت سے بالآخر 1965ء میں چوہدری فرزند علی خاں 37 سال کی عمر میں احمدی ہو گئے۔ برادری اور رشتے داروں کی طرف سے مخالفت کا دور شروع ہو گیا۔ مگر جلد ہی اس وقت تو مخالفت ختم ہو گئی۔ مگر جب 1974ء میں پاکستان میں احمدیت کو ختم کرنے کی سازشیں ہو رہی تھیں تو اس وقت گاؤں ترگڑی میں بھی مخالفت کا زور بڑھتا چلا گیا۔

ایک دفعہ پھر چوہدری صاحب کے برادری والے اور غیر احمدی رشتہ دار مخالفت پر اُتر آئے۔ اُن کے گھر میں پتھروں سے بارش کرتے رہے۔ چوہدری صاحب کے سگے بیٹے نے تو مخالفت کی انتہا کر دی۔ یہاں تک کہ اُن کے گھر سے مسیح موعود کی کتب اٹھا کر لے گیا اور جلا دیں۔

چوہدری صاحب کے دیگر غیر از جماعت رشتہ دار جن کا تعلق سرگودھا اور گوجرہ سے تھا سب نے مل کر مخالفت کے پہاڑ توڑ دئے اور ان کے بچے چھننے کی دھمکیاں دیتے رہتے کہ اس تو اپنے بچوں کا بھی دین خراب کر دینا ہے۔ چوہدری کی اہلیہ محترمہ آسیہ بی بی بھی ایک نیک خو عورت تھیں اور 1970ء میں بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ اپنے خاوند کا ساتھ دیا۔ رشتہ داروں نے جماعت سے علیحدہ کرنے کی کافی کوشش کی۔ مگر وہ لوگ تو حق کو پا چکے تھے پھر وہ کیسے اس سے جدا ہوتے۔

گاؤں والوں نے اور ان کی برادری نے کافی زور لگایا کہ چوہدری صاحب جماعت چھوڑ دیں۔ ان لوگوں فیصلہ کر لیا کہ فلاں دن ہم چوہدری سے اعلان کروا کہ چھوڑیں گے اور ان کو مسلمان کر کے چھوڑنا ہے۔ اور وہ لوگ چوہدری صاحب کو کسی بھی احمدی سے ملنے نہیں دیتے تھے۔ ترگڑی سے ایک وفد جو کہ مکرم ملک محمد الدین صاحب اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ پر مشتمل تھا وہ لوگ ساکن نو ادہ ضلع نارووال میں چوہدری فرزند علی کہ ایک احمدی رشتہ دار مکرم مولوی یامین صاحب جنہوں نے 1965ء میں ہی بیعت کی تھی ان کے پاس گئے اور ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ مولوی یامین اسی دن ترگڑی آئے اور رانا قاسم علی خاں کے گھر قیام کیا۔ کسی طریقے سے چوہدری فرزند علی کو وہاں بلوایا اور کہا کہ آپ ثابت قدم رہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ثابت قدم رہوں گا۔

انکی برادری والوں نے بڑے بڑے علماء بلوائے اور دیگوں کا انتظام کیا کہ آج ہم چوہدری کو مسلمان کر کے گاؤں میں چاول تقسیم کریں گے۔ چوہدری صاحب کو مجمع میں بلایا گیا اور کہا کہ آج ہم آپکو اپنے ساتھ ملا کر چھوڑیں گے۔ چوہدری صاحب نے ان سے کہا کہ اچھا چلو بتاؤ کیا طریقہ ہے مسلمان ہونے کا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمارا اور آپکا کلمہ تو ایک ہی ہے۔ بس آپ مرزا صاحب کو گالیاں نکال دیں۔ موت سر پر کھڑی تھی۔ مگر چوہدری نے کہا کہ ''خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ تم ان کے جھوٹے خداؤں کو بھی گالیاں نہ دو ورنہ فہش میں آکر یہ تمہارے سچے خدا کو گالیاں دیں گے''۔ چوہدری صاحب نے بڑی دیری کہا کہ میں گالیاں نہیں دوں گا اور نہ ہی میں احمدیت کو چھوڑوں گا۔

اس کے بعد لوگ وہاں سے گالیاں نکالتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ دس سال تک برادری کی طرف سے بائیکاٹ رہا۔ اور جھوٹے مقدمات میں الجھایا جاتا رہا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بری ہوتے رہے۔ پھر آہستہ آہستہ مخالفت کا زور ٹوٹ گیا۔

برادری کی طرف سے زیادہ مخالفت کے باوجود بھی آپ لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے، میل جول رکھتے اور لوگوں کے کام آنے والے تھے۔ حقیقت پسند انسان تھے۔ غریبوں کی مدد کرنے والے اور صلح جو انسان تھے۔

آپ کا انتقال 1997ء میں ہوا اور ترگڑی میں تدفین ہوئی۔ آپ نے درج ذیل اولاد یادگار چھوڑیں۔

1۔ محترمہ شمیم بی بی زوجہ رانا عبدالرزاق حال مقیم جرمنی۔

2۔ محترمہ رضیہ خانم زوجہ رانا اکرام اللہ ساکن وسنکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

3۔ محترم رانا ارشد خاں ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

4۔ محترمہ نسیم بی بی زوجہ رانا اشرف خاں مرحوم موضع نوادہ تحصیل نارووال۔

5۔ محترمہ ثریا خانم زوجہ رانا انور خاں ساکن وسنکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

6۔ محترم رانا شاہد احمد خاں حال مقیم جرمنی۔

7۔ محترمہ شگفتہ خانم زوجہ رانا سجاد احمد حال مقیم بیلجیم۔

8۔ محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ (مرحومہ)۔

اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم پرویز اختر صاحب انڈس ہوم مانگا منڈی لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم شہزاد اختر صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ و بھاوجہ محترمہ راحت پروین صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سدیلہ شہزاد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان بابرکت تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب نائب زعیم اصلاح وارشاد دارالعلوم غربی خلیل کی پوتی اور مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ حوالدار 98 شمالی ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین، لمبی عمر والی اور ماں باپ کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سیدہ مسرت جہاں صاحبہ ترکہ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ)

مکرمہ سیدہ مسرت جہاں صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3/7 محلہ دارالیمن برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم سید حفاظت حسین زیدی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ سیدہ مسرت جہاں صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم سید ناصر احمد زیدی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

سانحہ ارتحال

مکرم زبیر احمد مہار صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم حفیظ احمد مہار صاحب ابن مکرم چوہدری افتخار احمد مہار صاحب ملٹن کینیڈا مورخہ 4 نومبر 2012ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بقضائے الٰہی بعمر 42 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 7 نومبر کو ٹورانٹو کی بیت الذکر میں مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز مغرب پڑھائی۔ نیش ولی قبرستان ٹورانٹو میں مورخہ 8 نومبر کو تدفین کے بعد مکرم محمد افضل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم عمدہ صفات کے حامل، خوش اخلاق، خوبرو دراز قد، نیک سیرت، نیک فطرت اور محنتی انسان تھے۔ والدین کے نہایت فرمانبردار تھے۔ جماعتی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں بطور ناظم عمومی ضلع لمبا عرصہ کام کیا۔ حلقہ شالی چھاؤنی لاہور میں خدام الاحمدیہ کے فعال کارکن، زعیم اور قائد حلقہ رہے۔ ہمیشہ جماعتی خدمات کو ذاتی مصروفیات پر ترجیح دیتے تھے۔ خلیفۂ وقت سے بے حد لگاؤ تھا۔ تعلیم یافتہ تھے۔ ایم بی اے کیا ہوا تھا۔ آپ کی شادی محترمہ رابعہ حفیظ صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد چدھڑ صاحب آف گکھڑ منڈی حال کینیڈا کے ساتھ جنوری 2001ء میں انجام پائی۔ آپ کینیڈا میں مقیم تھے۔ اپنا ذاتی کاروبار کرتے تھے۔ آپ کے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ والدین، ایک بہن محترمہ ڈاکٹر سعدیہ مہار صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری کیکاؤس احمد صاحب کاہلوں آف ماڈل ٹاؤن لاہور، دو بیٹیاں اقصیٰ احمد مہار عمر 11 سال، ہبہ احمد مہار عمر 9 سال اور ایک بیٹا زوہیب احمد مہار عمر 7 سال چھوڑے ہیں۔ آپ کے دادا مکرم بشیر احمد مہار صاحب کے دادا حضرت چوہدری شاہ محمد مہار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ مکرم کرنل (ر) انتصار احمد مہار صاحب لاہور محترم چوہدری اعجاز احمد مہار صاحب لاہور، مکرم کرنل (ر) امتیاز احمد مہار صاحب راولپنڈی اور مکرم چوہدری فیاض طاہر مہار صاحب ربوہ کے بھتیجے تھے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز والدین اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ بچوں کا خود نگہبان ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حامد حسین صاحب کارکن کمپیوٹر سیکشن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم ملک منور حسین صاحب آف سیالکوٹ، جرمنی کے شہر Gottingen کے ایک علاقے Friedland میں مورخہ 11 نومبر 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو مورخہ 5 نومبر 2012ء کو مارکیٹ سے خریداری کے بعد گھر آتے ہوئے راستے میں ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس کے باعث Gottingen کے City Hospital میں 6 دن تک ICU میں داخل رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آ گئی اور آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ 15 نومبر 2012ء کو Friedland، Gottingen میں مکرم محمد سعید احمد صاحب ریجنل امیر کاسل نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز مورخہ 16 نومبر 2012 کو میت Gottingen سے Hannover لائی گئی اور بیت السبیح Hannover میں صبح 10 بجے مکرم لئیق منیر صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں 11 بجے Hannover کے ایک مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم فہیم صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی نے دعا کروائی۔ آپ نے دسمبر 1996ء میں سیالکوٹ شہر میں باقاعدہ تحقیق اور مطالعہ کے بعد اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا تعلق سیالکوٹ کے ایک شدید مخالف احمدیت خاندان سے تھا۔ آپ کے پھوپھا ملک منظور الٰہی اعوان سیالکوٹ سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار ختم نبوت کے چیف ایڈیٹر تھے۔ آپ کی بیعت کی خبر سے انہیں شدید صدمہ پہنچنا لازمی امر تھا اور انہوں نے اس کے ردعمل میں اخبار ختم نبوت میں آپ کے خلاف قتل کا فتویٰ شائع کیا۔ پورے خاندان کی شدید مخالفت اور آپ کی جان کو خطرے کے پیش نظر 1997ء میں ربوہ ہجرت کر گئے۔ جبکہ آپ کی فیملی ابھی سیالکوٹ میں ہی تھی۔ جو اگست 1998ء میں ربوہ آپ کے پاس آ گئی۔ ربوہ میں آپ کی رہائش محلہ دارالرحمت غربی میں رہی۔ اس دوران آپ نے وکالت وقف نو تحریک جدید انجمن احمدیہ میں تقریباً 6 سال اعزازی طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں بطور سیکرٹری تربیت نومبائعین، سیکرٹری تحریک جدید، معاون سیکرٹری مال، مربی اطفال، نائب امام الصلوۃ بیت الناصر خدمات انجام دیتے رہے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر شامل ہوتے اور ہر لحاظ سے معاونت کرتے۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ کی ٹیم میں بھی بطور معاون شامل ہوتے تھے۔ محلہ کی طرف سے ربوہ کے مضافات میں لگائے جانے والے میڈیکل کیمپ میں بھی بطور معاون شامل ہوتے تھے۔ جرمنی جانے سے قبل نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ احتساب میں تقریباً ڈیڑھ سال اعزازی طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بہت خوش اخلاق، خوش مزاج، مخلص، صوم و صلوۃ کے پابند، سچ بولنے والے، دیانتدار، صفائی پسند، دوسروں کے ہمیشہ کام آنے والے عظیم انسان تھے۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی بڑی جرأت حوصلہ اور ہمت سے کام لیتے تھے۔ سیدھی اور صاف بات کرنا پسند کرتے تھے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلافت احمدیہ حقہ سے اخلاص و وفا اور محبت کا ایک تعلق تھا۔ اپنی اولاد کو بھی نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے اخلاص و وفا اور محبت کا ذاتی تعلق پیدا کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ جرمنی کے علاوہ چار بیٹے خاکسار، مکرم نوید احمد صاحب فن لینڈ، مکرم احمد حسین صاحب ربوہ، مکرم زوہیب حسن صاحب فن لینڈ، ایک پوتی اور ایک پوتا سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔
2۔ ریفریجریشن وائیر کنڈیشننگ
3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ
4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دارالعلوم وسطی ربوہ/فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

نئی کلاسز کا آغاز یکم جنوری 2013ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کیلئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔ (نگران دارالصناعۃ ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

16 دسمبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:40 am	سٹوری ٹائم
4:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
7:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
8:45 am	سپاٹ لائیٹ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	بستان وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	سپینش سروس
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ پروگرام
8:20 pm	بستان وقف نو
9:30 pm	کسوٹی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	بستان وقف نو

17 دسمبر 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
2:10 am	امریکن میوزیم نیچرل ہسٹری
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بستان وقف نو
7:10 am	الاسکا۔انگلش ڈاکومنٹری پروگرام
7:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 دسمبر 2012ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ
11:35 am	الترتیل
12:05 pm	دورہ حضور انور یوکے
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:45 pm	الترتیل
11:15 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:40 pm	دورہ حضور انور

18 دسمبر 2012ء

12:10 am	ریئل ٹاک
1:20 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء
4:00 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:05 am	ان سائیٹ
6:20 am	دورہ حضور انور
6:55 am	سیرت حضرت مسیح موعود
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 فروری 2007ء
8:50 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:25 pm	آسٹریلین جنگلی حیات۔کینگروز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سپینش سروس
9:00 pm	خلافت قدرت ثانی
9:30 pm	سیرت النبی ﷺ
10:30 pm	فرنچ پروگرام
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2012ء

نماز جنازہ

❁ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب ولد مکرم محمد صادق ساٹری صاحب اعزازی نمائندہ روزنامہ الفضل برائے کراچی مورخہ 14 دسمبر 2012ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی میت ربوہ تدفین کیلئے لائی جا رہی ہے۔ بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 15 دسمبر کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع و غروب 15۔دسمبر	
طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	5:08

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

Gul Ahmad & Nishat Linen
Winter Collection
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک اور بہت سی برانڈ کی گرم ورائٹی دستیاب ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے۔

FR-10

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجراء ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے آج ہی رابطہ کریں
jobs@skylite.com 25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک
مائیکرو سافٹ آفس
ویب ڈویلپمنٹ
آن لائن مارکیٹنگ
گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ۔ Skylite Communications